بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۳۰ ظہور ۱۳۴۷ش ۔ ۳۰ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

213

○ ربوہ ۲۹ ماہ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج کل کراچی تشریف فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے متعلق کل بذریعہ تار مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی :۔

کراچی ۲۸ ظہور ۔ (سوا دس بجے صبح) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضور کی اپنے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

○ جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی گزشتہ ۸ ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں ۔ شدت مرض کے باعث ان کے ایک بیٹے نے جو ڈاکٹر ہیں امریکہ لے جا کر علاج کرایا تھا ۔ افاقہ ہونے پر آپ واپس ٹورنٹو (کینیڈا) آ گئے لیکن پھر بیمار ہو گئے ۔ چنانچہ اس وقت سخت تشویشناک حالت میں ہسپتال میں داخل ہیں ۔ احباب سلسلہ کے اس مفید وجود اور دیرینہ خادم کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (ملک صلاح الدین قادیان)

○ مجلس انصار اللہ کے لازمی چندوں میں سے ایک چندہ اشاعت لٹریچر ہے جس کی شرح نہایت قلیل یعنی ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے ۔ مہربانی فرما کر یہ چندہ پوری شرح سے بہت جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ مجلس دینی و مفید لٹریچر شائع کر رہی ہے ۔ اس کام میں مرکز سے تعاون فرمائیے ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے ۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو ، اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے ۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۳ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب اپنے قابل اور اچھے نمبر لینے والے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم کے لئے بھجوائیں ۔ یہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے ۔ اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے ۔ داخلہ ۹ ستمبر ۱۹۶۸ء کو شروع ہوگا ۔

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہی بات بابرکت ہوتی ہے جو عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو

محض باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو کسی کام نہیں آسکتیں

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ کو پانے کی کونسی راہ ہے ۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا :۔

" جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں ۔ پنجابی میں ایک کہاوت ہے کہ "کہنا" ایک جانور ہوتا ہے ، اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور "کرنا" خوشبودار درخت ہوتا ہے ، سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھاوے ۔ صرف زبان کام نہیں آتی ۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں ، اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں ۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو ، وہ نجاست ہوتی ہیں ، بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو ، اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو ، اس کے واسطے انسان خود بخود کچھ نہیں کر سکتا ۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے ، اور درد گداز اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا ۔

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں ، اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ لگ جاوے ۔ اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں ۔

یہ سچ ہے کہ انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ۔ ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے ہاں مگر جسے خدا تعالےٰ توفیق دے ۔ ہاں ادب سے ، حیا سے ، شرم سے ، اس سے دعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور ان کی سنی بھی جاتی ہے ۔ صرف باتونی آدمی مفید نہیں ہوتا ۔ کپڑا جتنا سفید ہوتا ہے اور پہلے اس پر کوئی رنگ نہیں دیا جاتا اتنا ہی عمدہ رنگ اس پر آتا ہے ۔ پس تم اسی طرح اپنے آپ کو پاک کرو ۔ تا تم پر خدائی رنگ عمدہ چڑھے ۔"

(الحکم جلد ۷ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

(مرسلہ حبیب الرحمٰن ملک صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۷ ہش

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اسلام میں انسانی زندگی کا مقصد "فلاح" بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے شروع ہی میں فرماتا ہے۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یعنی جن لوگوں نے ایمان باللہ اقامت الصلوٰۃ اور انفاق اور پھر ایمان بالرسالت اور معاد پر ایقان پیدا کیا ہے۔ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر چلنے والے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ گویا ہدایت الٰہیہ پر چلنے کا نتیجہ "فلاح" ہے۔ چنانچہ اذان میں جب نمازیوں کو دعوت دی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

یعنی فلاح حاصل کرنا ہے تو آؤ اور نماز میں شامل ہو جاؤ۔ اس طرح مجملاً فلاح ہی انسان کی منزل مقصود ہے۔ اور فلاح دراصل جس چیز کا نام اسلام میں ہے اس کو معرفت الٰہیہ ہی بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فلاح کے جو نشانات بتائے ہیں۔ ان کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے قرآن کریم میں کر دیا ہے اس کی تفصیلات بھی بیان فرمائی ہیں۔ فلاح کا ایک ظاہری یا بڑا نشان یہ ہے کہ انسان کو اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔ اور اطمینان قلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

یعنی اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر ضروری ہے پھر زور دینے کے لئے اسی امر کو الفاظ کو آگے پیچھے کر کے دہرایا گیا ہے۔ اور فرمایا کہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر اطمینان اس وقت حاصل ہوتا جب انسان اس درجہ قرب تک پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو خطاب کر کے دعوت دیتا ہے

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ
جَنَّتِيْ۔

یعنی اطمینان یافتہ نفس اپنے رب کی طرف راضیۃ مرضیۃ رجوع کر اور میرے بندگان میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس سے واضح ہوا کہ فلاح انسانی سے مطلب ایسے قلبی اطمینان کا حصول ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اپنے حقیقی بندوں میں شامل کر کے اپنی جنت میں داخل کرے یہی انسان کی فلاح ہے۔

اس حقیقت کو معرفت الٰہیہ کے الفاظ سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی انسان اس وقت فلاح یافتہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات کے مقصد کو کس طرح بیان فرمایا ہے اور ہمیں ایسی زندگی بسر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے جس کا نتیجہ ہماری فلاح میں برآمد ہوتا ہے۔

آجکل بعض حکومتیں اپنے آپ کو "فلاحی" کہتی ہیں مگر ان کا نصب العین صرف معاشیات کی حدود تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی حکومتوں کے پیش نظر صرف یہ ہوتا ہے کہ ایک ملک کے تمام لوگ ٹھیک پیداوار سے اپنی ضروریات کی حد تک متمتع ہوں۔ مثلاً کوئی انسان بھوکا نہ رہے۔ اور کوئی انسان کپڑوں اور رہائش کی سہولتوں سے محروم نہ ہو۔ جہاں تک حکومتوں کا تعلق ہے۔ ان کا یہ نصب العین درست ہے۔ چنانچہ شائد یورپ میں بعض ایسی حکومتیں ہیں۔ جہاں بیکاری اور غربت کا انسداد ایک بڑی حد تک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ انگلستان میں بیکاروں کے لئے وظائف مقرر ہیں۔ اسی طرح دوسری یورپین حکومتوں میں بھی کئی کئی قابل عمل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کہ انسان کی ابتدائی ضرورتیں ضرور پوری ہو جائیں۔

خلافت راشدہ کے زمانہ میں اس لحاظ سے بھی حکومت فلاحی کہی جا سکتی ہے اور ہر مسلمان کا وظیفہ مقرر ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے تو ایک واقعہ سے متاثر ہو کر ہر بچہ کا وظیفہ اس کی پیدائش کے دن سے مقرر کر دیا تھا۔ اس طرح موجودہ مادی ذہنیت کے نقطہ نظر سے بھی خلافت راشدہ کا زمانہ "فلاحی" کہا جا سکتا ہے۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مجاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ گئے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے اس فضل و احسان پر اس کا شکرگزار بندہ بنوں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ کماحقہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

- مختلف سوسائٹیوں اور تنظیموں کے وفود کو تبلیغ
- تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم
- نومسلموں کی تعلیم و تربیت
- ایک ڈچ نوجوان کا قبولِ اسلام

(مکرم چوہدری صلاح الدین خانصاحب مبلغِ ہالینڈ)

(آخری قسط)

کیتھولک سنٹر کو دعوتِ مقابلہ

پچھلے دنوں ہالینڈ میں کیتھولک سنٹر APASTOLAAT NIJMEGEN کی ایک اشاعت میں ایک مستشرق نے مختلف مذاہب کے تعارف کے سلسلے میں ایک مضمون سپردِ قلم کیا جو تصاویر کے ساتھ مزین تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے اس میں اسلام کے متعلق لکھا کہ یہ تلوار کا مذہب ہے اور قرآن میں غیر مسلموں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم ہے جب تک کہ سب کفار مسلمان نہ ہو جائیں حالانکہ ہم ایک بار نہیں ہزار بار ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبارات میں انٹرویو اور اپنی تقاریر و تحریرات کے ذریعے اس بات کی تردید کر چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ اسلام صرف اور صرف مدافعت اور حق آزادی رائے کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔

ہماری طرف سے ایک مضمون خط کی شکل میں تیار کیا گیا جس میں ان کے اعتراض کی تردید کرتے ہوئے چیلنج دیا گیا کہ اگر ان کے موقف میں کچھ بھی صداقت ہے تو وہ آیت قرآنی کو سیاق و سباق میں رکھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیں ورنہ یہ تو متعصب مستشرقین کی پرانی عادت ہے کہ سارے پسِ منظر اور سیاق و سباق کو الگ تھلگ رکھ کر محض ایک ٹکڑا اپیش کر کے غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اعتراض کے جواب میں ہمارا خط ٹھوس دلائل پر مشتمل تھا جس میں آیاتِ قرآنیہ کے ساتھ ان کے اس اعتراض کی تردید کرتے ہوئے مذہب کے بارے میں اسلام کے مثبت اندازِ فکر پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور ان سے درخواست کی گئی تھی کہ اگر اور کچھ نہیں تو ان کے اعتراض کے جواب میں ہمارے خط کو وہ اپنی کسی اشاعت میں ضرور شائع کر دیں مگر معترض کو نہ تو ہمارے چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت ہوئی اور نہ ہی وہ ہماری تردید کو شائع کرنے کا حوصلہ پا سکے۔

بالآخر ہماری طرف سے اس خط کو مزید دلائل کے ساتھ ایک مضمون کی شکل میں اپنے ماہنامہ "الاسلام" میں شائع کیا گیا اور لوگوں تک اس آواز کو پہنچایا گیا کہ کیتھولک مرکز والوں نے ایک غلط بات اسلام کی طرف منسوب کی اور جب انہیں چیلنج دیا گیا تو بالکل چپ سادھ لی۔

اس اشاعت کی ایک کاپی ہماری طرف سے خاص طور پر اس کیتھولک مرکز میں بھی بھجوائی گئی لیکن تا حال ان کو کسی قسم کا ردِ عمل ظاہر کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

نمازِ جمعہ اور ہفتہ وار اجلاس

بفضلہ تعالیٰ نمازِ جمعہ باقاعدگی سے ہوتی رہی جس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ تشریف لا کر اپنے قیمتی مشوروں اور نصائح سے ہمیں نوازتے رہے۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ نمازِ جمعہ کے لئے ڈچ احمدی بھائی دُور دُور کے شہروں سے مثلاً آمرس فورٹ، دیلپ، ایمسٹرڈم جو ڈیڑھ دو صد سے لے کر ۵۰ میل کے فاصلے پر ہیں کرایہ خرچ کر کے اور بعض دفعہ بلا تنخواہ چھٹی لے کر (کیونکہ جمعہ کے روز یہاں کسی کو چھٹی نہیں ہوتی) نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے یہاں آتے رہتے ہیں۔ اتنی دور دراز فاصلے سے کرایہ ادا کر کے آنا کافی خرچ طلب ہے۔ ڈچ بھائیوں کے علاوہ ترکی، مراکش، مصر، انڈونیشیا، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے احباب بھی نمازِ جمعہ میں شامل ہوتے رہے ہیں۔

ممبرانِ جماعت کا اجلاس بھی ہر ہفتہ کے روز باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ دوپہر ایک بجے سے شام کے سات بجے تک ممبرانِ جماعت اور دیگر دلچسپی رکھنے والے احباب مشن میں آتے ہیں، باجماعت نماز پڑھتے ہیں گھنٹہ دو گھنٹہ اکٹھے بیٹھ کر مختلف علمی و دینی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا ہے۔ مطالعہ کرتے ہیں اور مشن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے ہیں اس طرح یہ سلسلہ شام کے سات بجے تک رہتا ہے۔

دارالتبلیغ میں مہمانوں کی آمد

اس عرصہ میں دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کو بھی مشن ہاؤس میں ٹھہرایا گیا اور جہاں تک ممکن ہو سکا ان کی مہمان نوازی کی گئی اور اخلاقی مدد بھی دی گئی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جو سیرالیون میں کام کرتے رہے ہیں فرانکفرٹ سے اپنی جرمن اہلیہ کے ہمراہ مشن ہاؤس آئے اور دو روز قیام کیا۔

ایک ڈینش بہن مس طیبہ نے کوپن ہیگن سے لندن جاتے ہوئے مشن ہاؤس میں دو روز قیام کیا اور پھر لندن سے واپسی پر بھی ایک روز قیام کیا۔

برن سوئٹزرلینڈ میں انڈین ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اپنی اہلیہ کے ہمراہ مشن میں آئے۔

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ نے مع اپنی اہلیہ محترمہ اور عزیزہ بچی چوہدری مشن ہاؤس میں ایک رات قیام کیا۔ ان کے ہمراہ کویت کے ایک احمدی دوست بھی تشریف لائے جو یہاں دو روز ٹھہرے۔

زائرین

عرصہ زیرِ رپورٹ میں زائرین بھی کافی تعداد میں تشریف لائے۔ چنانچہ ملک کے مختلف حصوں سے سکولوں کے اساتذہ، کالج کے طلبہ کے علاوہ دیگر پڑھے لکھے ڈچ لوگ اسلام و احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں آتے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ گفتگو کی گئی۔ لٹریچر دیا گیا اور سوالات کے جواب دیئے گئے۔ علاوہ ازیں پاکستان، مصر، ایران، ترکی، عراق، افغانستان، سورینام، ڈنمارک، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بلجیم اور انگلستان سے بھی مسلم غیر مسلم افراد مسجد دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے آئے ان سب کو لٹریچر دیا گیا اور گفتگو کی گئی۔

زائرین میں ہیگ کے سول کورٹ کے ایک جج اور ایڈووکیٹ جو اسلام میں حلف کا طریقہ جاننے کے لئے مشن آئے تھے۔ تنزانیہ ایمبیسی کے سیکرٹری کی اہلیہ، پاکستان کے ایک اہم سرکاری محکمہ کا انچارج اور مصر کے چند انجینئرز قابلِ ذکر ہیں۔

ماہنامہ "الاسلام"

اس عرصہ میں بفضلہ تعالیٰ ڈچ زبان میں ہمارا ماہنامہ "الاسلام" بھی باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا ہے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبہ جمعہ ڈچ میں ترجمہ کر کے اور بہت سے قیمتی مضامین شائع کئے جاتے رہے ہیں اس میں ہمارے ڈچ ممبران بھی لکھتے ہیں اس کے آخری دو صفحے مرکز کی خبروں اور ہالینڈ مشن کی خبروں کے علاوہ دیگر جماعتی مشنوں کی خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

لٹریچر کی ترسیل :-

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۱۵۰ افراد کو بذریعہ ڈاک سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا گیا ان افراد میں بیشتر وہ تھے جنہوں نے ہمارے لٹریچر کے مطالعہ کے بعد سکول یا کالج کے لئے مقالہ لکھنے کی غرض سے لٹریچر کا مطالبہ کیا تھا۔

قبولِ اسلام :-

ایک سنجیدہ و سمجھدار نوجوان اسلام اور احمدیت کا ایک عرصہ تک نہایت غور سے مطالعہ کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہوا۔ الحمد للہ۔ اس کا اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ اس نوجوان نے بیعت فارم پُر کرنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی خط لکھا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی استقامت فی الدین اور علمِ دین میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں اور ہالینڈ کی جماعت کے لئے بھی کہ اللہ اسے مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

دو مردانِ مجاہد کا افسوسناک انتقال

(از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن)

پچھلے دنوں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم ومغفور کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹۶۰ء میں خاکسار بطور نائب امام کام کر رہا تھا کہ مرکز سے اطلاع ملی کہ مکرم چوہدری صاحب مرحوم بطور امام مسجد لنڈن تشریف لا رہے ہیں۔ خاکسار اس سے قبل مرحوم سے واقف نہ تھا اس لئے طبعاً طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ایک تو ناواقف دوست کے ماتحت کام کرنا ہوگا دوسرے عمروں کا اتنا زیادہ تفاوت تھا کہ یہ بھی بار بار خیال آتا رہا کہ ہمارا آپس میں گزارا کیونکر ہوگا لیکن محترم چوہدری صاحب مرحوم نے لنڈن تشریف لانے کے چند دن کے اندر ہی پدرانہ شفقت۔ بے لوث خلوص اور سلسلہ کے لئے فدائیت کا زبردست نقش نہ صرف خاکسار کے ذہن پر بلکہ جملہ احباب جماعت کے اذہان میں قائم کر دیا اور بہت جلد عمروں کی تفاوت اور اجنبیت بے تکلفی اور محبت میں بدل گئی۔

مرحوم چوہدری صاحب کی غیر معمولی صفت مہمان نوازی کی تھی۔ باوجود اس کے کہ اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اکیلے ہوئے تھے اور زندگی بھر کبھی چائے تک بھی نہ بنائی تھی۔ مشن میں قیام پذیر ہوتے ہی اپنے ہاتھ سے کھانا پکانے کا کام اپنے لئے تو شروع کرنا ہی تھا لیکن ہر وقت اپنے ساتھ کسی نہ کسی مہمان کو بھی بٹھا لیتے اور بے حد خوشی اور مسرت کے ساتھ اس کے آگے کھانا رکھتے اور اصرار سے کھلاتے۔ مشن میں دوست کثرت سے آتے جاتے ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب مرحوم ہر دوست کی آمد پر فوراً چائے بناتے۔ اگرچہ خود چائے پینے کی عادت نہ تھی لیکن دوستوں کی خاطر خود بھی طبیعت پر جبر کر کے چائے پیتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

عمر کا بیشتر حصہ چونکہ محکمہ تعلیم میں گزارا تھا اس لئے بائیبل وغیرہ سے زیادہ واقفیت نہ تھی۔ لنڈن آنے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے بائیبل پڑھی اور اپنے کو دلائل سے اس طور پر آراستہ کیا کہ کئی مرتبہ زیرِ تبلیغ دوستوں کے آگے فرفر بائیبل سے حوالے پیش کرتے جاتے تھے۔ یہ غیر معمولی تبلیغی جوش کا نتیجہ تھا۔

دعاؤں میں مرحوم چوہدری صاحب کو خاص شغف تھا۔ نوافل اپنے کمرہ میں ادا فرماتے تھے اور بڑی تضرع سے دعاؤں میں لگے رہتے تھے۔ جماعت کے بھی جو دوست دعا کے لئے کہتے ان کے لئے الحاح سے دعائیں مانگتے تھے اور خاکسار کو بھی بعض دوستوں کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرماتے تھے۔

خاکسار کو چار سال ان کی ماتحتی میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس سارے عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ہمارے درمیان کسی قسم کی تلخی یا کھچاوٹ پیدا نہ ہوئی یہ سب ان کی شفقت اور صفتِ عفو کا نتیجہ تھا۔ ان کی ناراضگی چند منٹوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔ دل میں بغض و کینہ کا نام ونشان نہ تھا۔ طبیعت پر بے حد قابو تھا۔ کبھی بھی جوش میں آ کر کسی کو سخت سُست نہیں کہا۔ چہرے پر ہر وقت عجیب سکون و اطمینان رہتا تھا۔ رؤیائے صادقہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو کثرت سے آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان خصوصاً اہلیہ مکرمہ کو جنہوں نے ڈیڑھ سال میں دو صدمے برداشت کئے صبرِ جمیل عطا فرما دے۔

آمین

مکرم کمال الدین صاحب امینی مرحوم

لنڈن سے قریباً اڑھائی صد میل دور یارک شائر (YARKSHIRE) کے علاقہ میں ہماری ایک نہایت مخلص جماعت قائم ہے اور باقاعدہ احمدیہ مسجد بھی موجود ہے۔ ایک بچوں کا سکول بھی جاری ہے۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ بھی موجود ہے۔ فعّال لجنہ کو قائم ہوئے بھی عرصہ ہو چکا ہے یہ سب کچھ ہمارے مرحوم بھائی کمال الدین صاحب امینی جو اس جماعت کے اوّلین پریذیڈنٹ تھے اور مسجد، سکول وغیرہ کے بانی تھے کا زندہ جاوید کارنامہ ہے مرحوم کا انتقال مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۶۸ء کو ہڈرسفیلڈ میں جوانی کی حالت میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی کس کس خوبی کا تذکرہ کیا جائے ان کا سارا وجود ہی برکت سے پُر تھا۔ چہرہ ایسا روحانی کہ دیکھنے سے ہی روحانی سرور آئے۔ باوجود کم علم ہونے کے روحانی اثر کی وجہ سے بڑے بڑے عالموں سے زیادہ کام کر گئے۔

خاکسار کی ان سے پہلی ملاقات ۱۹۶۵ء میں ہوئی جبکہ خاکسار بمعیت مکرم ومحترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ان کی جماعت کے دورہ پر گیا۔ مرحوم نے اپنی جماعت کی کارگزاری پیش کی۔ اس کا اثر جو مکرم ومحترم چوہدری صاحب پر ہوا اس کا ذکر انہوں نے "اخبار احمدیہ" مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۶۵ء میں بدیں الفاظ فرمایا۔

"ہڈرسفیلڈ کی یہ خصوصیت بھی قابلِ ذکر ہے کہ جناب مولوی کمال الدین امینی کے اخلاص۔ تقویٰ اور خشیۃ اللہ اور توجہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحم سے خاص طور پر شرفِ قبولیت سے نوازا ہے اور وہاں کی تمام جماعت ان کے رنگ میں رنگین ہے خاکسار کو جو مختصر سا عرصہ اُن صاحبان کی صحبت میسر آئی تمام وقت خاکسار کا دل ایک وجد کی کیفیت میں رہا اور بہت دعائیں ان سب کے لئے دل سے نکلتی رہیں۔ آئندہ پود کی دینی تربیت اس ماحول میں جس طور پر وہ سرانجام دے رہے ہیں وہ ایک اعجازی رنگ رکھتی ہے فجزاھم اللہ فی الدارین خیرا"۔

کمال الدین صاحب امینی مرحوم کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اس دنیا کے باسی ہی نہیں ہیں۔ ان کی روحانیت۔ نمازوں میں التزام۔ دعاؤں میں شغف۔ سلسلہ سے محبت۔ خلافت سے وابستگی۔ مغربی دجالی ماحول سے بیزاری اور تعلق باللہ غیر معمولی رنگ کے تھے۔

جس فیکٹری میں ملازم تھے ایک دفعہ اس کے برانچ مینجر سے اسلام پر گفتگو ہوئی۔ مرحوم زیادہ انگریزی نہ جانتے تھے لیکن تبلیغ کا جوش بے حد تھا۔ مینجر صاحب نے پوچھا کہ اسلام کی کوئی خاص بات بتاؤ۔ مرحوم امینی صاحب نے فرمایا کہ اسلام پر چل کر انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا ہو جاتا ہے اور خود میرا تعلق بفضلہ تعالیٰ خدا تعالیٰ سے قائم ہے۔ اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسا مشکل امر پیش ہو جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے پورا ہونا ممکن نہ ہو تو مجھے بتاؤ مَیں اس کے لئے دعا کروں گا اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو سن کر اس کو قبول فرمائے گا۔ مینجر صاحب نے کہا کہ میری ترقی رُک گئی ہے اور ظاہری طور پر جتنا زور ممکن تھا لگا چکا ہوں اور اب اس سے قطعاً ناامید ہو چکا ہوں۔ مکرم امینی صاحب نے دعا کا وعدہ کیا اور چند دن بے حد تضرع سے دعائیں کیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا کہ ان کی دعا قبول ہو گئی ہے اور عنقریب اس مینجر کو غیر معمولی حالات میں ترقی مل جائے گی۔ مرحوم امینی صاحب نے قبل از وقت یہ بات مینجر صاحب کو بتا دی۔ چند دنوں کے بعد غیر معمولی رنگ میں حالات تبدیل ہو گئے اور مینجر صاحب کی ترقی ہو گئی وہ اس نشان سے بے حد متاثر ہوئے۔ مرحوم نے ایک موقع پر اس مینجر صاحب کو خاکسار سے بھی ملایا تھا۔

شروع میں مرحوم کو ایک ایسی فیکٹری میں ملازمت ملی جہاں ان کو سخت محنت کرنی پڑتی تھی۔ انہی دنوں رمضان کا مبارک مہینہ آیا تو مرحوم نے روزے رکھنے شروع کئے۔ ایک دن ان کا فورمین (Foreman) چائے کے وقفہ کے دوران آ نکلا اور مرحوم سے چائے نہ پینے کی وجہ دریافت کی۔ مرحوم نے بتایا کہ مَیں روزہ سے ہوں اور یہ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان پر ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ فورمین جو متعصّب آدمی تھا نے جنرل مینجر صاحب کے پاس مکرم امینی صاحب کی شکایت کر دی اور مینجر صاحب کو ان کے خلاف اس بات پر اُکسایا کہ اتنی محنت کا کام بھوکے پیٹ نہیں ہو سکتا اس لئے

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ ۲۰ر ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

یا تو ان کو نوکری سے فارغ کیا جائے یا ان کو حکم دیا جائے کہ یہ روزہ نہ رکھیں۔ مرحوم امینی صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے اگلے دن منیجر نے ان کو بلایا اور فورمین والی بات دہرائی مکرم امینی صاحب نے کہا۔ کہ فورمین صاحب سے دریافت کیا جائے کہ باوجود روزہ دار ہونے کے میرا کام کسی سے بھی کم ہے۔ اگر ہے تو پھر تو آپکا مطالبہ جائز ہوگا۔ مگر امینی صاحب نے مزید جواب دیا کہ میرا مذہب تو مجھے دیانتداری کی تلقین کرتا ہے۔ اس کے مطابق میں پوری دیانتداری سے جتنے کام کی مجھ سے توقع کی جاتی ہے اس سے بڑھ کر سرانجام دیتا ہوں اور کسی انگریز کا بھی مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ نیز فرمایا کہ اگر ملازمت اور روزہ میں انتخاب کرنا پڑا تو میں ملازمت سے اسی وقت استعفیٰ دینے کو تیار ہوں منیجر صاحب پر ان کی بات کا ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً حکم دیا کہ دوران صیام مکرم امینی صاحب مرحوم کو نسبتاً ہلکے کام پر لگایا جائے۔ اور ان کے کام کے اوقات میں بھی کمی کر دی اور اس طرح یہ بات آپ پر صادق آگئی کہ خدا شرے برانگیزد کہ خیرے ادراں باشد۔

ماہ رمضان کے اختتام پر جنرل منیجر صاحب نے حکم دیا کہ مکرم امینی صاحب مرحوم کو مستقلاً اسی آسان اور ہلکے کام پر لگا رہنے دیا جائے۔

مرحوم نے مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر دینی بھائیوں کے تعاون سے ہڈرسفیلڈ میں اپنے مکان کے ایک حصہ کو مسجد میں تبدیل کر دیا۔ اور باقاعدہ پانچ وقتہ نمازوں کا اہتمام کر دیا۔ جمعہ کے دن چونکہ برطانیہ میں تعطیل نہیں ہوتی اسلئے مرحوم کو نماز جمعہ کے ضائع ہونے کا بے حد قلق ہوا۔ لیکن جلد ہی انہوں نے دعا کے بعد فیصلہ کیا کہ جمعہ کو اپنے مال کا نقصان بھی کرکے اگر نماز جمعہ کے لئے چھٹی مل جائے تو غنیمت ہے۔ چنانچہ اپنے منیجر صاحب کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ مجھے جمعہ کے دن ایک بجے سے چار بجے تک مستقلاً چھٹی چاہیئے۔ تا میں مسجد میں نماز پڑھا سکوں۔ آپ اس وقت کی تنخواہ کم کر لیں اور مجھے رخصت دیں۔ اگرچہ بظاہر یہ بات تقریباً ناممکن تھی۔ سوال تنخواہ میں کمی کا نہ تھا۔ بلکہ مستقلاً ایک خاص وقت پر ایک شخص کو فارغ کرنے کا

تھا۔ لیکن مرحوم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے تھے اور دعاؤں پہ ایمان تھا اسلئے غیر معمولی طور پر ان کو جمعہ کے لئے رخصت مل گئی۔ چنانچہ باقاعدہ خطبات جمعہ مسجد میں وفات تک دیتے رہے۔

ہر سال رمضان کے آخر میں مسجد ہڈرسفیلڈ میں معتکف ہوتے تھے اور کثرت سے دعاؤں میں لگے رہتے تھے اور ان دس دنوں میں بھی کام سے بلا تنخواہ رخصت حاصل کر لیتے تھے۔

پچھلے سال جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگلستان تشریف آوری کا سنا تو بار بار خطوط اور فون وغیرہ کے ذریعہ مجھے لکھا کہ حضور کی خدمت میں ان کی جماعت کی طرف سے درخواست کریں۔ کہ حضور ہڈرسفیلڈ کو بھی دورہ میں شامل کر لیں۔ حضور پرنور کی روانگی سے قبل ایک ٹیپ اپنی جماعت کی طرف سے ریکارڈ کر کے حضور کی خدمت میں بھجوائی جس میں یہ درخواست دہرائی گئی تھی۔ پھر حضور اقدس کی تشریف آوری سے قبل ایک خواب کا مجھ سے ذکر کیا۔ جس میں ان کو بتایا گیا تھا کہ حضور انشاء اللہ ہڈرسفیلڈ تشریف لے آوینگے حضور اقدس نے لندن میں ان کی درخواست کو جب شرفِ قبولیت بخشا تو ان کا خوشی کے مارے عجیب حال تھا حضور اقدس جب ہڈرسفیلڈ پہنچے۔ تو امینی صاحب مرحوم نے سارا علاقہ خوشنما رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا اور بڑے بڑے قطعات پر اھلاً وسھلاً و مرحباً اور خوش آمدید وغیرہ لکھکر سڑک پر لگائے ہوئے تھے۔ حضور پرنور جب کار سے باہر تشریف لائے تو مرحوم امینی صاحب کے وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ حضور کے پرنور چہرے کو دیکھتے گئے۔ معانقہ بھی نہ کیا اور یوں محسوس ہوتا تھا گویا مدہوش ہو گئے ہیں۔ حضور نے بھی ان کے اس عشق کو محسوس فرمایا اور خاکسار سے ان کی وارفتگی کی طرف اشارہ فرمایا۔ مرحوم امینی صاحب شاید ابھی مزید کچھ عرصہ اسی حالت میں رہتے۔ اگر خاکسار ان کو جا کر نہ جھنجھوڑتا۔ پھر دوڑتے ہوئے آئے اور حضور پرنور کے ہاتھوں کو بوسے دیئے اور نعرہ ہائے تکبیر

بلند کرنے شروع کئے۔ حضور اقدس کے تشریف لے جانے کے بعد خاکسار نے مکرم امینی صاحب کو لکھا کہ چونکہ مسجد احمدیہ ہڈرسفیلڈ میں حضور کے مبارک قدم پڑ گئے ہیں۔ اسلئے اس کا نام بدل کر اب "نامر احمدیہ مسجد" رکھ لیں۔ مرحوم نے فوراً اس نام کو رجسٹرڈ کروا لیا اور مسجد کے سامنے خوشنما موٹے حروف میں یہ نام لکھوا بھی لیا اس سال کے اوائل میں خاکسار نے یہ فیصلہ کیا کہ لندن کے جلسہ سالانہ میں چونکہ دور دراز کے سارے دوست شامل نہیں ہو سکتے اسلئے حلقہ یارک شائر کی پانچ جماعتیں ہر سال ریجنل کانفرنس منعقد کر لیا کریں۔ مکرم امینی صاحب نے فوراً یہ پیشکش کی کہ پہلی کانفرنس ان کے ہاں ہو۔ خاکسار نے ان کو لکھا کہ میرا ارادہ ہے کہ لندن سے بھی ۰ ۱ افراد پر مشتمل ایک قافلہ اس موقع پر جائے۔ مرحوم نے فوراً لکھا کہ سب دوستوں کی رہائش و خوراک کا انتظام ہماری جماعت کریگی اور پھر جس خوش خلقی۔ اعلیٰ مہمان نوازی اور اسلامی اخوت کا انہوں نے اور ان کی مخلص جماعت نے مظاہرہ کیا۔ وہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے

بچوں کی تربیت کا تو مرحوم کو گویا جنون تھا۔ ہر شام کام سے تھکے ماندے واپس آتے ہی مسجد میں بچوں کی کلاسز لگواتے اور سب کو دینیات کی تعلیم دیتے۔ اپنی جیب سے رقوم خرچ کر کے بچوں میں انعامات تقسیم کرتے تھے۔ ان کی اس بے لوث محنت کا ایک نتیجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی دیا کہ ان کے اس سکول میں ۱۰ غیر از جماعت بچے بھی زیر تعلیم ہیں اور باوجود بعض مخالفین کے اصرار کے ان کے والدین اسبات پر راضی نہ ہوئے کہ ان کو ہمارے سکول سے اٹھا لیا جائے۔

دینی غیرت کا یہ عالم تھا کہ کچھ عرصہ قبل ان کی ایک بھتیجی کو سکول میں ایسا لباس پہننے کو کہا گیا جو غیر اسلامی تھا۔ نیز ناچ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ مرحوم نے فوراً سکول کے محکمہ کو لکھا۔ لیکن جب جلد شنوائی نہ ہوئی تو بچیوں کو سکول جانے سے روک دیا۔ یہاں چونکہ ۱۵ سال تک کے بچوں کی تعلیم لازمی ہے اسلئے چند دن کے بعد محکمہ تعلیم کے لوگ ان کے گھر آئے اور بچیوں کے نہ جانے کی وجہ دریافت

کی۔ مرحوم نے کہا کہ وہ ہرگز اپنی بچیوں کو ناچ دکھانا اور غیر اسلامی لباس نہ پہننے دیں گے۔ خواہ اسکی خاطر ان کی بچیاں بے علم رہ جائیں یا ان کو مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ محکمہ تعلیم کے افسران پر ان کے اس عزم کا ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے نہ صرف ان کے بچوں کے لئے بلکہ ہڈرسفیلڈ کے علاقہ کے جملہ سکولز میں سرکلر کر دیا کہ مسلمان بچیوں کو شلوار پہننے کی اجازت ہوگی اور ڈانس کلاسز میں ان کا شامل ہونا ضروری نہ ہوگا یہ ان کا ایک زندہ جاوید کارنامہ ہے

مرحوم کے خطوط میں ایک ہی بات ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور ان کو تبلیغ و تربیت جماعت کی توفیق بخشے۔ مرحوم کی ساری زندگی جہاد تھی۔ مرحوم کی وفات سے ہڈرسفیلڈ کی جماعت میں خصوصاً اور انگلستان کی جماعت میں عموماً ایک ایسا خلا واقع ہو گیا ہے جس کا بظاہر پر ہونا بہت مشکل نظر آ رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں افراد تو آتے جاتے ہی رہتے ہیں۔ سلسلے زندہ رہتے ہیں احباب سے ان کے بلندیٔ درجات کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا اگر ہم سستی سے کام لیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا اور ہماری بدقسمتی پہ مہر ہو جائے گی۔ کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔ اے عزیزو! کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچا لیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ کاش ہمارے آج کے اعمال ہمیں قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچا لیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر فرد آگے بڑھتا اور اپنی زندگی وقف کرتا مگر کم سے کم ایک حصہ تو آگے بڑھنا چاہیئے... ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں... تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے"۔

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنا وعدہ بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۱ -	مکرم میاں عطاء الرحمان صاحب ریٹائرڈ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۱۰۰۰-۰۰
۲ -	" پروفیسر نصیر احمد خان صاحب P.H.D	۱۵۰-۰۰
۳ -	" پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری	۳۰۰-۰۰
۴ -	" صوفی بشارت الرحمان صاحب پروفیسر	۵۰۰-۰۰
۵ -	" گیانی عباد اللہ صاحب مینجر الفضل	۵۰۰-۰۰
۶ -	" چوہدری عبد الواحد صاحب نائب ناظر بیت المال	۲۵۰-۰۰
۷ -	" قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد	۱۱۰-۰۰
۸ -	محترمہ مسعودہ بشیر صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۲۰۸-۰۰
۹ -	" مس رشیدہ حسین صاحبہ جامعہ نصرت	۳۰۰-۰۰
	وعدہ ۲۷۰/-	
۱۰ -	مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰-۰۰
	وعدہ ۷۲/-	

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وقف جدید میں ایک صد یا اس سے زائد وعدہ کرنیوالے احباب کی چھٹی فہرست

۲۰۱ -	ایک مخلص دوست (جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے)	۵۰۰-۰۰
۲۰۲ -	ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی	۱۱۵-۰۰
۲۰۳ -	لجنہ اماء اللہ کراچی	۵۱۵-۰۰
۲۰۴ -	ڈاکٹر کرنل عبد الخالق صاحب پونچھ آزاد کشمیر	۱۲۰-۰۰
۲۰۵ -	مکرم شریف احمد خان صاحب - نواب شاہ	۱۰۰-۰۰

(باقی)

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اس سال کا تیسرا امتحان بابت سہ ماہی سوم انشاء اللہ ۲۰/۹ بروز جمعہ بیرون ربوہ اور ۲۲/۹ بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔

اس امتحان کے لئے نصاب یہ ہے

(۱) ترجمہ قرآن کریم نصف آخر پارہ نہم

(۲) نماز جنازہ کا طریق اور اس کی دعائیں

گذشتہ امتحان کے وقت بعض مقامات پر سوالات کے پرچے نہیں پہنچے اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ وہاں سے کوئی اطلاع آئی اور نہ وہاں کے کسی ممبر نے سابقہ امتحان میں شرکت کی۔ اسلئے تمام زعماء حضرات سے گذارش ہے کہ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان بابت انڈسٹریل سکول

نصرت انڈسٹریل سکول کی طالبات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۵ ستمبر کو کھلے گا۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد بیرون کے لئے تین سو روپیہ یا اس سے زائد اپنا یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:-

۶۹۱ -	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الغنی صاحب کوئٹہ	۴۰۰-۰۰ روپے
۶۹۲ -	محترمہ شاہجہان بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی مزید	۲۲ "
۶۹۳ -	لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۳۳۸-۰۰
۶۹۴ -	محترمہ بیگم بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ چوہدری خان محمد صاحب گونڈل گرسباز ار ربوہ	۳۰۰-۰۰
۶۹۵ -	محترمہ امۃ الرشید فرحت صاحبہ ڈیرہ غازیخان پنجاب	
	محترمہ نفیسہ حنیف صاحبہ مرحومہ	۳۰۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خادم کا تعلیمی کارڈ

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز بمورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر دیگر مقابلہ جات کی طرح علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ:

۱ - وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔

۲ - جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہوں گے۔ اسے خصوصی انعام دیا جائے گا۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

امانت فنڈ تحریک جدید

میں

روپیہ کیوں رکھا جائے

اسلئے کہ:-

حضرت المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے

اسلئے کہ:-

یہ ایک الہامی تحریک ہے

اسلئے کہ:-

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

اسلئے کہ:-

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے:-

افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں

زرعی ترقی کا بنیادی اصول

زراعت کی جامع تعریف یہ ہے کہ یہ ہر اس کام سے عبارت ہے جس کا مقصد فطرت کی قوتوں کو یکجا کر کے ایسے پودوں درختوں یا جانوروں کی افزائش کرنا ہو جن سے انسانی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ شروع شروع میں اور ایک عرصہ دراز تک جنگلی درختوں کا پھل اکٹھا کر لینا یا جنگلی جانوروں کا شکار کر لینا ہی انسان کی واحد زرعی سرگرمی تھی۔ رفتہ رفتہ جب اس نے مفید اور غیر مفید پودوں اور جانوروں میں حد امتیاز قائم کر کے مفید پودوں اور جانوروں کی پرورش میں دلچسپی لینی شروع کی تو زراعت نے ایک باقاعدہ فن کی حیثیت حاصل کر لی۔ لیکن آج کل زراعت فن کی منزل سے نکل کر ایک تجارتی صنعت کا درجہ حاصل کر چکی ہے جس میں نئی سائنسی علوم کی پشت پناہی اور کارفرمائی نظر آتی ہے۔

تمام زرعی کاموں میں انسانی کوششوں کا رخ اسی طرف ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح فطرت کے توازن کو اپنے حق میں زیادہ سے زیادہ سازگار بنایا جائے یہی مقصد اسے اس کوشش پر مجبور کرتا ہے کہ غیر مفید پودوں اور غیر مفید جانوروں کو سطح زمین سے مٹا کر ان کی جگہ مفید پودوں اور مفید جانوروں کو لے آئے ہزارہا سال سے حضرت انسان اسی کوشش میں مصروف ہے لیکن اس کی کوششیں ہنوز تشنہ تکمیل ہیں اور آج بھی زرعی ترقی کا ایک مسلمہ معیار یہ ہے کہ انسان غیر مفید اور غیر مفید جانوروں سے پیچھا چھڑانے میں کسی حد تک کامیاب ہوا ہے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ان کی تلفی زرعی ترقی کے راستے میں ایک قدم ہے۔

خودرو اور فالتو پودوں یا بوٹیوں کی کسی کھیت میں موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اس کھیت کی زراعت پسماندہ ہے۔ کیونکہ ان پودوں سے کھیت کی پیداوار میں خاصی کمی واقع ہو جاتی ہے کسان اپنے کھیت کی تیاری پر جو محنت صرف کرتا ہے اسے جو پانی لگاتا ہے اور اس میں جو کھاد ڈالتا ہے اور یہ تمام محنت اور سرمایہ صرف اس لئے صرف کیا جاتا ہے کہ فصل کی پیداوار میں اضافہ ہو لیکن اگر اسی محنت اور سرمائے پر اصل فصل کی بجائے یہ خودرو پودے پرورش پانے لگیں تو ظاہر ہے کہ یہ محنت اور سرمائے کا صحیح مصرف ہرگز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن کھیتوں میں گھاس کی کثرت ہو جاوے ان میں ہل چلانا۔ گوڈی کرنا اور سیراب کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کھیتوں کے اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (باقی)

قابلِ فروخت

ایک پلاٹ دس مرلہ کا واقع دار النصر قابل فروخت ہے اس کی قیمت مبلغ ایک ہزار ہو گی خواہشمند حضرات اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

چوہدری عبد الرحیم ایس۔ ڈی۔ او (ریٹائرڈ)
۱۵۔ انور سٹریٹ اسلامیہ پارک۔ لاہور

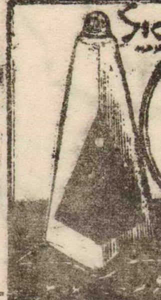

SICROL HAIR TONIC

سیکرول ہیئر ٹانک

گرتے بالوں، بفکری اور قبل از وقت بالوں کے سفید ہونے کا تیر بہدف ہیئر ٹانک

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کیمسٹ سے طلب کریں

ہرلٹ اینڈ ہینیز ۔ جیمز بلڈنگ اینڈ آئرن روڈ لاہور

فوری ضرورت

شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے موزوں آدمیوں کی فوری ضرورت ہے۔

۱۔ اسسٹنٹ انجنیئر / اوورسیر سول ورکس ۔ ایک

۲۔ سپروائزر / ورکس مستری سول ورکس ۔ ایک

آسامی نمبر ۱ کے لئے کسی منظور شدہ ادارہ سے اوورسیر سرٹیفکیٹ یا ڈپلوما حاصل کرنے کے علاوہ کم از کم پانچ سال بلڈنگ کنسٹرکشن کا تجربہ ہو۔ آسامی نمبر ۲ کے لئے میٹرک پاس اور کم از کم پانچ سال بلڈنگ کنسٹرکشن کا تجربہ ہو۔

تنخواہ مطابق تعلیم اور تجربہ مقرر کی جاوے گی۔ خواہشمند احباب فوراً متوجہ ہوں۔

(جنرل منیجر۔ شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

اپنا انکم ٹیکس خود ہی تشخیص کیجئے

خود تشخیص شدہ گوشوارے برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء
۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء تک داخل کر دیجئے۔

خود تشخیص طریق کار کی سہولتوں کے تحت آپ کا خود پیش ہونا یا کھاتے پیش کرنا ضروری نہیں۔ اپنا انکم ٹیکس خود تشخیص کر کے آپ غیر ضروری مالی اخراجات اور الجھنوں سے بچ سکتے ہیں۔

ان سہولتوں سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی کل آمدنی چھ ہزار سے زیادہ اور پچیس ہزار روپے تک ...

... پچیس ہزار روپے کی بالائی حد ان لوگوں پر لاگو نہیں جن کی کل آمدنی کا ۷۵ فیصد حصہ تنخواہ، سود، مکان کا کرایہ اور ڈیویڈنڈ سے حاصل ہوتا ہو۔ خود تشخیص طریق کار ان لوگوں پر بھی عائد ہوتا ہے جن کی تنخواہ سے انکم ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے۔

آمدنی کے گوشواروں کے فارم اور طریق خود تشخیص کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کے چالان کسی بھی انکم ٹیکس دفتر سے بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں

آخری تاریخ ۱۵ ستمبر یاد رکھیے

مزید تفصیلات کے لئے قریب ترین انکم ٹیکس آفس سے رجوع کیجئے

شائع کردہ:۔ سینٹرل ریونیو بورڈ۔ حکومت پاکستان

DFP THAVER

کتاب مبین ـــ اور ـــ کتاب مکنون

قرآن مجید کتاب مبین ہے اسکی صداقت کتاب مکنون یعنی فطرت صحیحہ سے بھی ثابت ہے

(رقم فرمودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اسلام ایک کتاب مبین پیش کرتا ہے جو اپنے تمام احکام پر بالتفصیل روشنی ڈالنے والی ہے اور جس کا مقابلہ نہ تورات کر سکتی ہے نہ انجیل کر سکتی ہے نہ ژند و اوستا کر سکتے ہیں اور نہ دنیا کی کوئی اور کتاب یا صحیفہ کر سکتا ہے۔

کتاب مبین کے ذکر میں اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین کی شناخت کا انحصار صرف ظاہری دلائل اور براہین پر ہی نہیں رکھا۔ بلکہ اس کتاب مبین کی سچائی کے لئے ایک اور کتاب بھی تیار کی ہوئی ہے جسے قرآنی اصطلاح میں

کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ

(سورہ واقعہ آیت ۷۹)

کہا جاتا ہے۔ کتاب مکنون کی مثال اس پانی کی سی ہے جو زمین کے اندر مخفی ہوتا ہے۔ اور کتاب مبین کی مثال نہروں دریاؤں اور چشموں کے پانی کی سی ہے جو ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح نہروں اور دریاؤں یا بادلوں کے پانی کی وجہ سے کنوؤں کا پانی بھی چڑھ آتا ہے اسی طرح کتاب مبین کی آمد پر کتاب مکنون بھی اپنے خزانے اگلنے لگتی ہے اور جب کتاب مبین کا پانی برسنا بند ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے۔ کتاب مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے۔ اور کتاب مبین خدا تعالیٰ کا تازہ الہام ہے۔ اور کتاب مبین کی سچائی کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ وہ کتاب مکنون کے مطابق ہو گویا اصل میں یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی کل کے ہیں جسے کتاب مطلق کہنا چاہیئے اور جب کتاب مکنون اور کتاب مبین کا اتحاد ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کتاب مبین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے گویا اللہ تعالیٰ نے آئندہ لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی کتاب کا ایک ٹکڑا ان کے دلوں اور دماغوں میں بھی رکھ دیا ہے تا کہ جو کتاب اس کے مطابق ہو وہ اس کی سمجھی جائے اور جو اس کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی قرار پائے۔"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲

صفحہ ۲۴۸

دعائے مغفرت

میری ممانی اور برادرم بشیر احمد صاحب طاہر کی والدہ محترمہ راج بی بی صاحبہ (اہلیہ میاں فضل دین صاحب سابقہ سکونت حلقہ مسجد فضل قادیان۔ حال منڈی چوہڑکانہ) طویل علالت کے بعد مورخہ ۵ ظہور (اگست) کو بوقت سوا نو بجے صبح وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ دے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ جنازہ میں بہت تھوڑے لوگ شامل تھے احباب سے مرحومہ کا جنازہ غائبہ پڑھنے کی بھی درخواست ہے۔ (خاکسار رشید احمد قادیانی۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بھتیجا عزیزم مرزا لطف المنان الرجیمیا کے باعث سخت بیمار ہے علاج سے ابھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا جس کے باعث اس کے والدین بہت پریشان ہیں احباب عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمادیں (مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ مقیم لبریا والہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شاہ حسین اور صدر ایوب خان کے درمیان اہم مذاکرات

کراچی ۲۹ اگست:۔ صدر محمد ایوب خان اور شاہ حسین والی اردن کے مابین غیر رسمی بات چیت شروع ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں سربراہ باہمی مفاد کے معاملات پر بحث کریں گے اور بین الاقوامی اور مشرقِ وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

ڈاکٹر عبد السلام کو صدر ایوب کی مبارکباد

کراچی ۲۹ اگست۔ صدر محمد ایوب خان نے اپنے سائنٹفک مشیر ڈاکٹر عبد السلام کو ایٹم برائے امن کا انعام ملنے پر مبارکباد دی ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام کو تار دیتے ہوئے صدر ایوب خان نے کہا ہے مجھے آپ کو ایٹم برائے امن کا انعام ملنے کی اطلاع سے بڑی مسرت ہوئی۔ یہ سائنٹفک ریسرچ کے میدان میں نمایاں کام کا نہایت ہی اعلیٰ اعتراف ہے۔ میں آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

ویت نام کے متعلق امریکی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہو گی۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ صدر جانسن نے کہا ہے کہ ان کی مدت صدارت کے دوران ویت نام کے متعلق امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ انہوں نے اخباری کانفرنس میں امید ظاہر کی کہ ڈیموکریٹک پارٹی صدارتی انتخاب کے لئے اپنا جو امیدوار نامزد کرے گی اس کے ویت نام کی جنگ کے متعلق ان جیسے نظریات ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ نائب صدر ہمفرے کو صدارتی امیدوار بنانے کے حق میں ہیں۔

شہزادہ حسن اور شہزادی ثروت رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے

کراچی ۲۹ اگست۔ اردن کے شہزادہ حسن اور شہزادی ثروت عقد نکاح کے بعد ایک دوسرے کے ساتھی بن گئے۔ نکاح کی رسم شام کے پانچ بجے ادا کی گئی۔ ایجاب و قبول کا عہد جمال میاں فرنگی محلی نے پڑھا۔ رسم نکاح کے بعد صدر ایوب۔ گورنر محمد موسیٰ، اور مرکزی وزیروں نے دلہا کو مبارکباد دی اور حاضرین نے دلہا اور دلہن کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

معاہدہ ماسکو پر عدم اعتماد کا اظہار ضرر رساں ہو گا

ماسکو ۲۹ اگست۔ پراگ میں چیکوسلواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے اول سیکرٹری الیگزنڈر دوبچک نے قوم کے نام اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ملک میں خون خرابے سے حتی الامکان اجتناب کیا جائے گا۔ لیکن اس نرمی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نے شکست تسلیم کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماسکو کے سمجھوتے پر عدم اعتماد کا اظہار ضرر رساں ہو گا۔ معاہدے کے مطابق وارسا پیکٹ کی فوجیں بتدریج نکل جائیں گی کئی فوجی دستے پہلے ہی چلے گئے ہیں۔ صدر سووبودا نے قوم سے پھر اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہیں۔ غالباً فوجیں واپس چلی جائیں گی لیکن انہوں نے کوئی تاریخ متعین نہیں کی۔ مغربی جرمنی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق امریکہ نے مغربی جرمنی میں چیکوسلواکیہ کی سرحد پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر دی ہیں

چوتھے پنجسالہ منصوبہ کا آخری مسودہ

ڈھاکہ ۲۹ اگست۔ پاکستان کے چوتھے پنج سالہ منصوبہ کا آخری مسودہ مارچ ۱۹۷۰ء میں تیار ہو گا۔ اور قومی اقتصادی کونسل کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی پہلی دستاویز جس سے منصوبہ کے عمومی مقاصد کا اظہار ہو گا۔ اس سال اکتوبر میں شائع کر دی جائے گی۔

مسٹر سورن سنگھ روس جائیں گے

کھٹمنڈو ۲۹ اگست۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ اگلے مہینے ماسکو جا رہے ہیں۔ وہ روس کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کے بارے میں اپنا فیصلہ تبدیل کر لے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴